|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر: 144504170146

السلام علیکم! کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں۔

زید نے 4 سال پہلے دوسری شادی کی ۔اوائل عقدثانی سے ہی اپنی پہلی بیوی ہاجرہ سے حقوق وفرائض میں نا انصافی کی، پہلی بیوی سے 3 لڑکے ہیں۔ دوسری بیوی سے تا حال کوئی اولاد نہیں ہے۔ دو سال قبل گھر میں خرچے کی بناء پر جھگڑے کے دوران زید نے ھاجرہ سے کہا کہ وہ اپنا شناختی کارڈ دےتو زید اسے لکھ کے دے گا، پوری بات میں نہ تو طلاق کا لفظ ادا کیا گیا۔ نہ ہی اس کا اقرار کیا گیا ۔ جھگڑے کی شام کو ہی مسئلہ مفتی صاحب پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب ھاجرہ نے شناختی کارڈ دیا ہی نہیں اور زید نے بھی لکھ کر نہیں دی، نہ ہی لفظ بولا تو طلاق واقع نہیں ہوئی چا ہے نیت کچھ بھی ہو ۔ بعد ازاں ان کے بڑے بیٹے نے جو مدرسہ میں سال رابع کا طالبعلم ہے نے صراحتًا اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے ہماری ماں کو طلاق دی ہے یا نہیں تو اس پر زید نے سختی سے تردید کی کہ اس نے طلاق نہیں دی ہے ۔ زید تقریبًا 3 سال سے ھاجرہ کےنان نفقہ و حقوق سے غفلت برتتا رہا ہے ۔

اب گزشتہ 2 ماہ سے زید نے جب دوبارہ اپنے بچوں اور ھاجرہ سے ملنا شروع کیا۔ دوتین بار حق زوجیت بھی دوسری بیوی کے علم میں لائے بغیر اداکئے ہیں ۔ تو اب ھاجرہ کی سوکن اس بات کو بار بار فروغ دے رہی ہے کہ زید نے پہلی بیوی کو طلاق دے دی ہے ۔ اور زید کو اپنے بیوی بچوں سے ملنے سے روک رہی ہے ۔جبکہ زید اس بات کی تردید کرتاہے۔ اس سارے معاملے میں بتائیے ھاجرہ کیلئے کیا حکم ہے ۔ اور زید کے لیے کیا حکم ہے ؟ نان نفقہ سے تاحال زیدکا انکار ہے کہ وہ نہیں دے سکتا۔ مستفتی:فرحان،راولپنڈی

03212725000

**الجواب حامدا ومصلیا**

واضح رہے کہ اگر صورتحال ایسی ہی ہے جیسا کہ مذکورہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی ،اس لیے کے طلاق کے واقع ہونے کے لیے طلاق کے الفاظ زبان سے یا قلم سے ادا کرنا ضروری ہے ،چاہے طلاق کے الفاظ خود لکھے ہوں یا کسی سے لکھوائے ہوں۔

لما فی الھندیہ:

(أما تفسيره) شرعا فهو رفع قيد النكاح حالا أو مآلا بلفظ مخصوص كذا في البحر الرائق(وأما ركنه) فقوله: أنت طالق. ونحوه كذا في الكافي۔

(ج1،ص348،ط رشیدیہ،کوئٹہ)

لما فی الدر المختار:

(هو) لغة رفع القيد لكن جعلوه في المرأة طلاقا وفي غيرها إطلاقا، فلذا كان أنت مطلقة بالسكون كناية وشرعا (رفع قيد النكاح في الحال) بالبائن (أو المآل) بالرجعي (بلفظ مخصوص) هو ما اشتمل على الطلاق۔

(ج3،ص226،ط سعید،کراچی)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

17/04/1445ھ

01 /11/2023ش



17/04/1445ھ

01 /11/2023ش